کچھ کہنا ہے

(شاعری)

محسن خالد محسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شاعری)

کچھ کہنا ہے

کچھ کہنا ہے

(شاعری)

محسن خالد محسن

HUSN-E-QALAM PUBLICATIONS
www.husneqalam.com

کتابوں کی معیاری اشاعت کا مرکز

Kuch Kehna Hai

(Urdu Poetry By Mohsin Khalid Mohsin)

Published by:
HUSN-E-QALAM PUBLICATIONS
Suite # 4 - 5, 1st. Floor, Jamshed Plaza,
100-Main Ferozpur Road,Ichra, Lahore Pakistan
Tel:042- 37 53 53 55 Cell: **0300 47 17 801**
email:husneqalam@hotmail.com
www.husneqalam.com

ISBN : 978-969-622-003-9

کتاب	:	کچھ کہنا ہے
مصنف	:	محسن خالد محسن
ناشر	:	حُسنِ قلم پبلی کیشنز لاہور
اشاعت اوّل	:	نومبر 2013ء
مطبع	:	ایچ کیو پرنٹرز لاہور
تعداد	:	500
قیمت	:	250 روپے

انتساب

اپنی تائید کے لیے
خدا کرے
بہاریں تمھاری دوست ہوں
شجرِ محبت کے امر برگ و بار
تمھاری بقا کی دعا سے مہکتے رہیں
رفعت اقبال
تمھارے نام

نام: محسن خالد

قلمی نام: محسن خالد محسن

تعلیم: ایم فِل اردو

ذریعہ معاش: درس وتدریس

آنے والی کتب: جلتی دھوپ میں بکھرتا سایہ
(اردو نظمیں)
کچھ لفظ، کچھ معانی
(نثر پارے)

بنیادی تعلق: چک ۵، رسول پور (پتوکی)

حال مقیم: لاہور

رابطہ
0301-4463640
mohsinkhalid53@hotmail.com

حُسنِ ترتیب

حرفِ آغاز

تمام تاریخِ انسانی میں انسان کی ارفع ترین تخلیقی صلاحیتوں نے شاعری کی صورت میں اظہار پایا۔ ہر عہد، معاشرہ اور ثقافت میں تخلیقی شخصیات نے (بالعموم) سب سے پہلے شاعری ہی کو جذبات و احساسات، تخیل و تصور، پیغام حتیٰ کہ تفریح کے لیے بھی شاعری سے کام لیا۔ شاعری کلامِ موزوں سمجھی جاتی ہے، اظہار میں تنوع کی مناسبت سے مختلف شعری اصناف نے جنم لیا۔ اُردو میں غزل، قصیدہ، مرثیہ، نظم، رباعی وغیرہ معروف اصناف ہیں، ان اصناف کی جداگانہ ہیئت ہے اور مخصوص اسلوب بھی۔

شاعری کی بھی ہر زبان اور ثقافت میں خوابِ جوانی کی مانند لاتعداد تعریفیں کی گئیں، لیکن یہ نہ سمجھا جا سکا کہ کیوں ایک شخص شاعر بن جاتا ہے جب کہ لاتعداد افراد اس صلاحیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ اساطیر سے لے کر جدید نفسیات تک اس ضمن میں متعدد توجیہات پیش کی گئیں۔ فلسفہ اور علم کے رسیا یونانی، جب شاعری سے وابستہ تخلیقی عمل کو نہ سمجھ پائے تو انہوں نے اپنی اساطیر میں نو دیویوں کو فنونِ لطیفہ کی سرپرست قرار دے کر انہیں "Muse" کا اجتماعی نام دیا، ہندو اساطیر میں سرسوتی دیوی شاعری کی مربی ہے

افلاطون کے موجب "میوز" جس پر مہربان ہوتی ہے اس میں ربانی جنون

(Divine Inspired Madeness) پیدا کر دیتی ہے لہذا اس کے بغیر محض علم و مطالعہ کی بنا پر شاعری ممکن نہیں، چنانچہ ماضی میں شعرا کی شخصیت کی پیچیدگیوں، کرداری بوالعجبیوں، اعصابی خلل اور غیر معمولی ذہنی کیفیات کو اس اساطیری تناظر میں سمجھا جاسکتا ہے۔ جدید نفسیات (بالخصوص فرائیڈین تحلیل نفسی) میں شاعری کا باعث ابنارملٹی قرار دی گئی ہے۔

مغرب کی حد تک "ایلیڈ اور اڈیسی" کے خالق نابینا "ہومر" (تقریباً 8 تا 11 صدی ق۔م) کو پہلا شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یونانی زبان میں نابینا کے لیے "Home Rous" کا لفظ مستعمل ہے۔

یونانی شاعری کو نقل (Memesis) قرار دیتے ہیں، چنانچہ ارسطو نے "بوطیقا" (Poetic) میں شاعری کو فطرت کی نقالی قرار دیا تھا جبکہ ارسطو کا استاد افلاطون شاعری (اور ڈرامے) کے حق میں نہ تھا، اس کے خیال میں یہ اس بلند و برتر اور ہر لحاظ سے مکمل عالم مثال (World of Ideas) کا عکس ہے جبکہ شاعری (اور ڈرامے) میں اس عالم کی نقل کی جاتی ہے، جو خود عالمِ امثال کی نقل ہے، لہذا شاعری صداقت سے تین درجہ کی دوری پر ہے، مزید شاعری جذبات میں اشتعال تو پیدا کرتی ہے لیکن ان کی تسکین کا سامان مہیا نہیں کرتی، یوں انسان کے کردار و عمل میں عقل کی گرفت کمزور ہو جانے سے فرد غیر سماجی افعال کا مرتکب ہو کر معاشرہ کے لیے نقصان کا باعث بن سکتا ہے، اس لیے اس نے اپنی جمہوریہ میں شاعروں کو جلا وطن کر دیا تھا جبکہ اس کے برعکس جوش ملیح آبادی کے بقول: "سچے شاعر کائنات کے اتالیق ہوتے ہیں۔"

(مقالات زریں بحوالا: جوش شناسی۔ شمارہ 3 ص 19)

شعر مجھے کیوں اچھا لگتا ہے؟ میں اس کی کوئی وجہ بیان کرنے سے قاصر ہوں، زیادہ سے زیادہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ شعر سے حظ اٹھانے کے لیے ایک غیر مرئی مقیاس کی ضرورت ہوتی ہے، جسے ذوقِ سلیم کہا جاسکتا ہے۔

یہ سطور لکھنے سے قبل میں نے مشرقی اور مغربی ناقدین شعر کی، کی ہوئی پچاس کے قریب

شعر کی تعریفیں اکٹھی کیں اور انہیں پڑھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ شعر بس شعر ہے اس کی کوئی تعریف نہیں کی جاسکتی، آپ اسے بے شک میری کم علمی سمجھ لیں مگر میں شعر کے بارے میں بہت کچھ جاننے کے باوجود آپ کو یہ بتا نہیں سکتا کہ شعر کیا ہے؟

شاعری کو شدید جذبات کا فوری اور شدید اظہار کہا گیا ہے۔

بقول ورڈز ورتھ:

"شاعری شدید جذبات کا فطری اظہار ہے۔"

شدید جذبات اور شدید اظہار والی بات تو دل کو لگتی ہے لیکن اسے فوری کے ساتھ منسلک کرنا کم از کم مجھے کبھی ہضم نہیں ہوا۔ فوری اظہار والا نظریہ دراصل افلاطون کے اس نظریے کی توسیع ہے جس کے مطابق شاعری کسی الہامی قوت کا نتیجہ ہوتی ہے اور یہ کہ شاعر کا فن شعوری نہیں ہوتا حالاں کہ یہ سراسر مغالطہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تخلیق شعر محض اتفاقی امر نہیں ہوتا، شاعر کی شعوری کاوش کا نتیجہ ہوتا ہے بلکہ دانتے کے الفاظ میں مسلسل اور سخت محنت کا نتیجہ۔

شاعر بھی دوسرے ہنرمندوں کی طرح خاص تکنیکی اصولوں اور فنی صلاحیتوں سے کام لے کر اور خاص کرب سے گزر کر شعر تخلیق کرتا ہے۔ غزل میں ایک آدھ مصرعہ تو کسی الہامی قوت کا نتیجہ ہو سکتا ہے لیکن اس کے بعد پوری غزل کہنا سراسر شعوری کوشش کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کم از کم مجھے تو اس کا کبھی تجربہ نہیں ہوا کہ مجھ پر پوری غزل کا نزول ہوا ہو اور میں نے صرف "کاتب وحی" کا کردار ادا کرتے ہوئے اسے صفحۂ قرطاس پر منتقل کر لیا ہو، میرے نزدیک شاعری اپنے ساتھ رہنے کا عمل ہے اور جب کوئی شاعر کچھ لمحے اپنے ساتھ بسر کرتا ہے تو اس کا شعور حرکت میں آجاتا ہے جو تخلیقِ شعر کا باعث بنتا ہے۔

یہ تنقیدی شعور اس تنقید سے مختلف چیز ہے جو ہمارے ہاں معروف معنوں میں رائج ہے، تنقید فن پارے کے وجود میں آنے کے بعد وجود میں آتی ہے جبکہ تنقیدی شعور فن پارے کی تخلیق سے پہلے۔ جب کسی شاعر کے ذہن میں کوئی خیال آتا ہے اور وہ مناسب الفاظ کی تلاش

میں بار بار مصرعہ تبدیل کر رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے تنقیدی شعور کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایسا کر رہا ہوتا ہے، کسی تخلیق کار کے لیے معروف معنوں میں نقاد ہونا ضروری نہیں لیکن اس کا تنقیدی شعور جتنا زیادہ ہوتا ہے اس کی تخلیق اتنی ہی زیادہ سنور کر سامنے آتی ہے غالبؔ کی مثال ہمارے سامنے ہے جو آخری عمر تک اپنے شعروں میں کانٹ چھانٹ کرتا رہا۔

اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ شاعری پر تنقید کرنے کا مجاز صرف شاعر ہی کہے تو افسانے کو افسانہ نگار ہی پرکھنے کا مجاز قرار پائے گا اور پھر شاعری کی مختلف اصناف میں بھی یہی اُلجھن پیش آئے گی۔ مثلاً کوئی نظم نگار اپنی نظم پر کسی غزل گو کی تنقید کو یہ کہہ کر مسترد کر دے گا کہ نظم تو اس کا میدان ہی نہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم تخلیقی طور پر جتنے فعال ہیں ہمارے ہاں اس پائے کی تنقید فی الحال نہیں لکھی گئی لیکن اب تک جو تنقیدی کام ہوا ہے وہ انہی "ماٹھے" شاعروں کی مرہونِ منت ہے، چند شاعروں کو چھوڑ کر ہمارے ہاں کوئی اہم شاعر نہیں جس نے تنقیدی سطح پر کوئی قابلِ ذکر کام کیا ہو۔

میرے نزدیک ہر تخلیق کا اصل محرک جذبہ خود نمائی ہوتا ہے، خدا نے جب ظاہر ہونا چاہا تو کائنات تخلیق کی اور شاعر جب اپنا ظہور چاہتا ہے تو اپنے گنگ جذبوں کو زبان دے کر اپنی قوت کا اظہار کرتا ہے۔

جس طرح ہر آدمی شعر کہنے کا سزاوار نہیں ہو سکتا اسی طرح شعر کا مخاطب بھی ہر شخص نہیں ہو سکتا، شعر کوئی کہتا ہے اور کسی کسی کے لیے کہتا ہے صرف شاعری پر ہی موقوف نہیں، ہر فن کے مخاطب کچھ ہی لوگ ہوتے ہیں مثلاً اگر کوئی آدمی مبادیات سے آگاہ ہی نہیں رکھتا تو چغتائی کا مخاطب نہیں ہو سکتا، شوقیہ طور پر کمرے میں پینٹنگ سجا لینا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ بھی مصوری کا مخاطب ہے، شوق اور چیز ہے اور ذوق اور چیز۔

اس میں شک نہیں کہ ذوق کی ابتدا شوق ہی سے ہوتی ہے لیکن ہر شوق، ذوق کے

مرتبے پر فائز نہیں ہو سکتا، شعر کہنا بڑی بات سہی مگر شعر سے حظ اُٹھانا اس سے بھی بڑی بات ہے۔ شعر تو ہر وہ شخص کہہ سکتا ہے جسے خدا نے موزوں طبع عطا کی ہو لیکن ایک اچھے شعر سے حظ وہی اُٹھا سکتا ہے جو موزوں طبع کے ساتھ ساتھ شاعری کی پوری روایت سے بھی آگاہ ہو۔

(اس مقدمہ کو تحریر کرتے وقت اختر رضا سلیمی اور ڈاکٹر سلیم اختر کی کتاب "اصطلاحاتِ اُردو" سے استفادہ کیا گیا ہے)

شاعری کے بارے میں مذکورہ بالا چند باتیں عرض کرنے کے بعد میں اپنے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نے دوسری جماعت ہی سے شاعری شروع کر دی تھی اور یہ کہ پہلا شعر ہی وزن میں کہا تھا، میں ان خوش نصیبوں میں سے نہیں ہوں، میں نے پہلا شعر ایم اے میں کہا اور بے وزن کہا، شاید اس کا سبب یہ تھا کہ میں نے جس ماحول میں آنکھ کھولی وہاں کسی شاعر و ادیب کا گزر تو کجا دُور دُور تک کسی باذوق آدمی کا سراغ بھی نہیں ملتا۔

تاہم میں نے حوصلہ نہ ہارا اور شاعری کرتا رہا جب کافی غزلیں وغیرہ لکھ لیں تو جناب وحید احمد زمان (معروف شاعر، صحافی اور چیف ایگزیکٹو حسن قلم پبلی کیشنز) کو دکھائیں تو اُنہوں زیرِ لب تبسم فرماتے ہوئے میرے رخسار کو تھپتھپایا اور مجھے مشورہ دیا کہ ابھی آپ کو کسی استاد کی ضرورت ہے اور میرے مسودہ کو (جو میں نے بغرض اشاعت کے لیے ترتیب دیا تھا) واپس تھما دیا اور مجھے پھر گائیڈ کیا، شاعری کے اُوزان کے بارے میں بتایا اور ذوقِ شاعری کو بھی جلا بخشی۔

شاعری میں میرا کوئی باقاعدہ اُستاد تو نہیں، البتہ بے قاعدہ اُستادوں کی ایک لمبی فہرست ہے جو ولی دکنیؔ سے لے کر اختر رضا سلیمی تک پھیلی ہوئی ہے، جس میں میرؔ، خواجہ میر دردؔ، سوداؔ، غالبؔ، اقبالؔ، فیضؔ، میرا جیؔ، ن۔م راشدؔ، منیرؔ، احمد فرازؔ، جون ایلیا، ظفر اقبالؔ، عباس تابشؔ، نوشی گیلانیؔ، پروین شاکرؔ، افتخار عارف، شہزاد احمد، انعام الحق جاوید اور وحید احمد زمان خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ پھر دوستوں میں اعجاز احمد نعمانی، امتیاز احمد حالیؔ، اختر رضا سلیمی، سلیم

اختر سے بہت استفادہ کیا۔ آخر میں حاجی رضوان، صوفی رضوان علی حسن، ابوبکر، عمر، فیصل، محمد عرفان، ساجد محمود، حافظ شہزاد عطاری، طاہر قادری، عنایت، پروفیسر اسد حبیب، عامر فراز، شان بھائی، شیر علی، محمد نعمان، جنید، مقصود، احسن، منور، ارشد اور بطور خاص مبارک صاحب (چیئرمین آئی بی ایل کالج آف کامرس لاہور) اور بہت سے دوست احباب، عزیز وغیرہ (جو سمجھتے ہیں نام کا ظاہر کرنا محبت میں رقیب کا مظہر ہے) جن سے میری محبت آج بھی گلاب کے پھول کی طرح مہک رہی ہے، شکریے کے مستحق ہیں۔ جن کی حوصلہ افزائی میرے اس تخلیقی سفر میں شجرِ سایہ دار کی طرح ہم سفر و ہم رکاب رہی۔ سب سے بڑھ کر اپنے والد محترم خالد پرویز جن کی لازوال شفقت میری زندگی کا بہت قیمتی اثاثہ ہے کا ممنون ہوں کہ انہوں نے نہ صرف قدم قدم پر میری رہنمائی فرمائی بلکہ میری شوقِ شعر کے معاملے میں میری حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ اللہ ہمیشہ ان کو سلامت رکھے آمین۔

" کچھ کہنا ہے "میری شاعری کا پہلا مجموعہ ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میری اس اولین کاوش میں پنہاں فکر اور ذوق آگاہی کے جذبے کو ضرور سراہیے گا بشرطیکہ کوئی شعر آپ کی نظر کے آئینے میں، کسی حسین پیکر کا نقش ابھارنے کے ساتھ، دلی جذبات کے خاموش تاروں میں مترنم سرود کے سُروں کو متحرک کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اس مجموعہ کی اشاعت کا مقصد مجھے شاعر کا لقب پانے کی خواہش نہیں ہے بلکہ اپنی "میم جی" (Mam Jee) کے دل میں موجود میرے لیے محبت کا جو ایک حسین اور انمول احساس کا حصول ہے، جو سانس تو میرے وجود میں لیتا ہے لیکن دھڑکتا اُس کے دل میں ہے۔

آخرش! یہی کہنا چاہوں گا کہ اگر میرا ایک آدھ شعر بھی آپ کے درِ دل پر دستک دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو میں سمجھوں گا میری محنت اکارت نہیں گئی۔

محسن خالد محسنؔ

☆☆

اے مرے ہم سفر تو سلامت رہے
مجھ کو حاصل یہ تیری رفاقت رہے

تو مجھے عمر بھر یونہی چاہے سدا
اور قائم ہمیشہ محبت رہے

یا الٰہی میں چشمِ کرم کا ہوں طالب
مجھ گنہ گار پر تیری رحمت رہے

میرے ایمان کو کر دے مضبوط اور
مجھ میں ایماں کی بھرپور حدت رہے

ہر کسی سے محبت سے ملتا رہوں
میرے دل میں نہ کوئی بھی نفرت رہے

بھیجتا ہی رہوں اُنؐ پہ محسنؔ درود
جاگتی ہر گھڑی میری قسمت رہے

☆☆

زمانے کے رواجوں کا کبھی قائل نہیں تھا میں
اسی باعث تو تری جانب بھی مائل نہیں تھا میں

وہی اک شخص میرے راستے کا بن گیا پتھر
کبھی جس کے کسی بھی کام میں حائل نہیں تھا میں

مجھے قدموں میں دیتا ہے جگہ جب بھی ملے مجھ سے
اگرچہ اس کے پیروں کی کوئی پائل نہیں تھا میں

نجانے کیوں بدن میں درد کی لہریں سی اُٹھتی ہیں
بظاہر تو کسی بھی طور پر گھائل نہیں تھا میں

مرے دامن میں رکھ دے تو محبت کا مہکتا پھول
مرے محسنؔ تری نفرت کا تو سائل نہیں تھا میں

☆☆

پیش میری کتاب ہے یارو
تحفہ یہ لاجواب ہے یارو

باغِ الفت کے رنگیں پھولوں کی
کتنی دل کش کتاب ہے یارو

زیست اک بلبلے کی مانند ہے
پھر بھی لمبا عذاب ہے یارو

سب کی یہ من پسند بن جائے
میرا اتنا سا خواب ہے یارو

کہتا ہوں میں بڑے یقیں سے تمہیں
خوب یہ انتخاب ہے یارو

یہ ہے عکاس میرے جذبوں کی
دھڑکنوں کا نصاب ہے یارو

آج محسنؔ کا دیکھ لو چہرہ
جیسے کھلتا گلاب ہے یارو

☆☆

آج کچھ اس طرح پلا ساقی
زندگی بھر کے غم بھلا ساقی

ہوش جائے تو ہوش پھر نہ آئے
ایسا جادو کوئی چلا ساقی

جس کے بِن اب محال ہے جینا
اس کا جلوا ذرا دکھا ساقی

کس لئے اشکبار ہیں آنکھیں
بات اتنی سی تو بتا ساقی

بھر گئی آگ تن بدن میں مرے
آگ میں آگ اور ملا ساقی

میں ترے پاس آ نہیں سکتا
تو ہی نزدیک آ ذرا ساقی

دیکھ کر جس کو جیتا ہے محسنؔ
تو وہ تصویر مت جلا ساقی

☆☆

محبت میں ہم اپنا دل گنوا بیٹھے
عجب سا روگ کوئی خود کو لگا بیٹھے

ہمارے پاس اب باقی بچا کیا ہے
جو کچھ بھی تھا وہ تم پر لٹا بیٹھے

محبت ہی محبت ہے ہمارے پاس
ہر اک دیوار نفرت کی گرا بیٹھے

اسے سمجھے وہ اچھا یا برا سمجھے
حقیقت آج ہم اس کو سنا بیٹھے

ہماری دھڑکنوں کا کر کے خوں محسنؔ
وہ آنکھوں میں نئے سپنے سجا بیٹھے

☆☆

جن کو جلدی تھی، جلدی آ نہ سکے
کر کے عہدِ وفا نبھا نہ سکے

کتنی چاہت سے خط لکھے تھے بہت
وقتِ اظہار ہم دکھا نہ سکے

دور ہونے سے پیار مٹتا نہیں
بات یہ بھی تمہیں بتا نہ سکے

بے سبب ہی وہ ہم سے روٹھ گیا
چاہ کر بھی اُسے منا نہ سکے

ایک مدّت سے چاہتے ہیں جسے
محسؔن اپنا اُسے بنا نہ سکے

☆☆

آج تلخی اس قدر بڑھ جائے گی سوچا نہ تھا
زندگی اس موڑ پر لے آئے گی سوچا نہ تھا

رات دن بے قراری گھیرے رکھتی ہے مجھے
یاد اس کی ظلم کیا کیا ڈھائے گی سوچا نہ تھا

جو مری تقدیر میں پت جھڑ کے موسم لکھ گئی
گلشنِ دل کو کبھی مہکائے گی سوچا نہ تھا

جس کی یادوں میں تڑپتا رہتا ہوں میں روز و شب
یاد میری اس کو بھی تڑپائے گی سوچا نہ تھا

منزلوں کے راستوں کا ہر نشاں مٹ جائے گا
زندگی تو اس طرح الجھائے گی سوچا نہ تھا

اس کو پا کر بھی ادھورا ہی رہوں گا عمر بھر
کچھ نہ کچھ محسنؔ کمی رہ جائے گی سوچا نہ تھا

☆☆

گھورتا کیوں ہے چاند کو محسنؔ
تیرے دلبر سا ہے یہ ہرجائی

رات بھر گھومتا ہے گلیوں میں
کس لئے بن گیا تو سودائی

ایک شعر

روتا ہوں اس کی یاد میں محسنؔ
چاہ کر بھی جسے بھلا نہ سکا

☆☆

مجھے اک بار کالج میں آنے کی اجازت دو
یہاں کچھ سیکھنے اور کچھ سکھانے کی اجازت دو

یہ مکتب میرے جیون کی حسیں منزل کا رستہ ہے
مجھے اپنی حسیں منزل کو پانے کی اجازت دو

مری آنکھیں بھی ہیں عکاس میرے دل کے جذبوں کی
مگر مجھ کو زباں سے کچھ بتانے کی اجازت دو

یہاں علم و ہنر کی روشنی کا راج رہتا ہے
مجھے اپنے مقدّر کو جگانے کی اجازت دو

میں تیری سربلندی کی زمانے کو خبر دے دوں
مرے محسن قدم آگے بڑھانے کی اجازت دو

☆☆

کچھ نہ کچھ کرتے رہنا تم
یوں نہ بے کار پھرتے رہنا تم

زندگی چار دن کی ہے، تو ہو؟
اس کمی سے نہ ڈرتے رہنا تم

اس کو حیران اور بھی کرنا
آگے دنیا سے بڑھتے رہنا تم

یاد کر کے حسین لمحوں کو
رات دن آہیں بھرتے رہنا تم

عشق جب کر ہی بیٹھے ہو محسنؔ
اس میں اب جیتے مرتے رہنا تم

☆☆

کھلونے مجھ کو دلاؤ باپو
مجھے سینے سے لگاؤ باپو

تڑپتا ہوں دور تم سے رہ کر
نہ مجھ سے تم دور جاؤ باپو

تمہیں کیسا میں نظر آتا ہوں
مجھے اتنا تو بتاؤ باپو

مرے دل کی کر دو حسرت پوری
مجھے ہاتھوں سے اٹھاؤ باپو

مجھے چلنا بھی نہیں آتا ہے
مجھے چلنا بھی سکھاؤ باپو

مجھے میٹھی نیند آ جائے گی
مجھے تھپکی سے سلاؤ باپو

ترا محسن ہے بہت ہی اچھا
زمانے بھر کو بتاؤ باپو

☆☆

اپنے اندر ہی کھویا رہتا ہوں
اپنے رستے پہ چلتا رہتا ہوں

لوگ باتیں ہزار کرتے ہیں
میں کہ چپ چاپ سنتا رہتا ہوں

اپنے بیگانے سب ستم گر ہیں
میں ستم ان کے سہتا رہتا ہوں

جیسے جیسے بھی ہوتا رہتا ہے
ویسے ویسے میں کرتا رہتا ہوں

کچھ بھی پرواہ نہیں زمانے کی
اپنی ہی دھن میں چلتا رہتا ہوں

☆☆

کتنا غم میں تڑپا ہو گا
رونے سے دل ہلکا ہو گا

اے ناداں سمجھ جا خود ہی
کیا جانے کب کیا کیا ہو گا

اک رستے پر چلتے رہنا
پھر ہی کوئی در وا ہو گا

کرتے رہتے ہو تم وعدے
وعدہ کوئی پورا ہو گا؟

تم نے جو دل کو توڑ دیا
ٹوٹے دل کا پھر کیا ہو گا

مجھ کو اک دن مل جائے گا
وہ میرا بس میرا ہو گا

مجھ سے ملنے آیا ہے وہ
محسنؔ سچ میں سپنا ہو گا

☆☆

گھڑی بھر مسکرائی تھی
تمہاری یاد آئی تھی

جو دل میں تھی تری خاطر
بھلائی ہی بھلائی تھی

لبوں کے کھل گئے تالے
خموشی کتنی چھائی تھی

وہ کھل کر سامنے آئی
حقیقت جو چھپائی تھی

مہکتی ہیں فضائیں بھی
تری خوشبو سی چھائی تھی

سدا جلتی رہے محسنؔ
جو شمعِ دل جلائی تھی

☆☆

پوچھتے ہیں لوگ میں کیوں ایسے پھرتا رہتا ہوں
کیا بتاؤں میں انہیں کیوں کر میں رلتا رہتا ہوں

ان سوالوں کا مجھے آتا نہیں کوئی جواب
پھرتا رہتا ہوں کہاں، کیا کیا میں کرتا رہتا ہوں

وقت پل بھر بھی نہیں رُکتا کسی کے بھی لئے
اس لئے اس سے میں بے پروا سا رہتا ہوں

ہم سفر کوئی نہیں پھر بھی سدا اے زندگی
میں اکیلا شاد ہو کر تجھ کو جیتا رہتا ہوں

بے بسی سے روز محسنؔ مرتے ہیں کتنے ہی لوگ
کتنا بے حس ہو چکا میں پھر بھی ہنستا رہتا ہوں

☆☆

ہر گھڑی آس پاس رہتا ہے
کون بیگانہ پھر بھی لگتا ہے

میں اُسے تکتا ہی رہ جاؤں
میری جانب کہاں وہ تکتا ہے

بارہا میں اُسے مناتا ہوں
مان کر پھر وہ روٹھ جاتا ہے

صبر کا اِمتحان لیتا ہے
اور اوپر سے ہنستا رہتا ہے

وہ وفا دار تو نہیں لیکن
پھر بھی تھوڑا بہت تو لگتا ہے

دل ہے نادان کیا کیا جائے
دکھ جو دیتا ہے اس پر مرتا ہے

اس کے شرمانے سے بنے گی بات
یہ تعلق یونہی تو بڑھتا ہے

جا اُسے کہہ دے اپنے دل کی بات
کیوں زمانے سے اتنا ڈرتا ہے

زندگی پیار بن ادھوری ہے
تو بھی محسنؔ یہ سب سمجھتا ہے

☆☆

آوارہ گلیوں میں پھرتا رہتا ہوں میں
تیری خاطر کیا کیا کرتا رہتا ہوں میں

تیری باتوں اور یادوں کے سب رنگوں سے
کوئی حسیں تصویر بناتا رہتا ہوں میں

ملنے مجھ سے تو نہیں آیا اک مدّت سے
پھر بھی کتنے سپنے بنتا رہتا ہوں میں

تیری چاہت میری قسمت میں نہیں جاناں!
بس، پاگل دل کو بہلاتا رہتا ہوں میں

مجھ سے روٹھا ہی رہتا ہے جانے کیوں محسنؔ
اس کو کتنی بار مناتا رہتا ہوں میں

☆☆

خزاؤں میں گل کھلاؤ جاناں
اداسی ہے مسکراؤ جاناں

محبت مجھ سے بہت کرتی ہو
زمانے بھر کو بتاؤ جاناں

مرا دل ویران ہے برسوں سے
یہاں کچھ رونق لگاؤ جاناں

خریدو لیکن پرکھ لو پہلے
فقط صورت پر نہ جاؤ جاناں

لگے محسنؔ بھی جہاں کو اچھا
مجھے بھی خود سا بناؤ جاناں

☆☆

خود سے آنکھیں چرا رہا ہوں میں
خود سے خود کو چھپا رہا ہوں میں

وہ مری اک بھی نہیں سنتا
اس کو کب سے بلا رہا ہوں میں

لوگ ناجانے کب سے سوئے ہیں
ان کو کیوں کر جگا رہا ہوں میں

اپنی حد میں ہمیشہ رہتا ہوں
کتنی عزت بھی پا رہا ہوں میں

سیکھ لو اپنے آپ میں رہنا
سیکھتا جیسے جا رہا ہوں میں

ساری عظمت چھپی ہے محنت میں
بات سچی بتا رہا ہوں میں

نفرتوں کو مٹا دیا دل سے
پیار کتنا لٹا رہا ہوں میں

مجھ کو محسنؔ وفا ملے نہ ملے
پیار کے گیت گا رہا ہوں میں

☆☆

آنکھ میں اشک پھر سے رواں ہو گئے
سخت تر عشق کے امتحاں ہو گئے

میں انہیں دور سے دیکھ سکتا ہوں بس
لوگ جو صورتِ آسماں ہو گئے

جو مرے ساتھ رہتے تھے شام و سحر
جب مصیبت پڑی گم کہاں ہو گئے؟

منزلیں ساری ہی دھندلانے لگیں
راستے سارے ہی بے نشاں ہو گئے

دل کی باتیں چھپاتے تھے محسنؔ مگر
دل کے قصے جہاں پر عیاں ہو گئے

☆☆

چاہے جو دل تو ملنے کو آیا کریں حضور
واپس مری خوشی سے ہی جایا کریں حضور

یوں دور دور رہنا تو اچھا نہیں لگے
ہر بات آ کے پاس سنایا کریں حضور

اب آپ سے گلہ نہیں، شکوہ نہیں کوئی
بس یونہی دوستی کو نبھایا کریں حضور

آدابِ بزمِ یار سے واقف نہیں ہوں میں
آدابِ بزمِ یار سکھایا کریں حضور

محسنؔ کی تشنگی نہیں مٹتی شراب سے
آنکھوں سے اپنی مجھ کو پلایا کریں حضور

☆☆

آ جاؤ شرماؤ نا
بس مَیں ہوں، گھبراؤ نا

آس لگائے بیٹھا ہوں
میرے دل کو بہلاؤ نا

چاہے کتنا مشکل ہے
ملنے مجھ کو آؤ نا

ساتھ لایا ہوں اک تحفہ
آ کر تم لے جاؤ نا

مجھ کو اک گل کی صورت
تم بالوں میں سجاؤ نا

کتنا تنہا ہے محسنؔ
تم ہم دم بن جاؤ نا

☆☆

بزم تنہا سجائے بیٹھا ہوں
خود کو خود سے ملائے بیٹھا ہوں

جانتا ہوں میں کون ہوں، کیا ہوں
بس جہاں سے چھپائے بیٹھا ہوں

زندگی موت کی امانت ہے
زندگی کو مٹائے بیٹھا ہوں

آج یہ کون آنے والا ہے
راستوں کو سجائے بیٹھا ہوں

کتنی تاریک راہ میں محسنؔ
ایک دیپک جلائے بیٹھا ہوں

☆☆

یہ بے سبب تکرار کیوں تیری عادت ہوئی ہے
سمجھنے لگا تھا میں تجھ کو محبت ہوئی ہے

یہ دل ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوا جائے محسنؔ
کہا صاف اس نے اسے مجھ سے نفرت ہوئی ہے

ایک شعر

تری باتوں میں سچائی ہے ناصح! ٹھیک ہے
گزارا پر نہیں ہوتا محبت کے بغیر

☆☆

مرے ہم سفر تو رہے یوں سلامت
ہمیشہ خدا کی رہے تجھ پہ رحمت

اسے مانتا ہوں میں احسان تیرا
جو بخشا ہے تو نے سرورِ محبت

بہت میرا ایمان مضبوط ہو گا
جو عشقِ الٰہی میں آئے گی حدّت

مجھے ناز ہے تیرا بندہ ہوں مولا
اگر خوش رہے تو یہ دنیا ہے جنت

مجھے حمد کہنے کی محسنؔ ہے خواہش
کہ حمد و ثنا سے ہی جاگے کی قسمت

☆☆

مرے کچے مکاں پر رات بھر ساون برستا ہے
ابھی سب ختم ہو جائے گا گماں یہ ہی گزرتا ہے

اگر مجھ سے محبت ہے تو کہتے کیوں نہیں مجھ سے
تمہارے لب سے دل یہ بات سننے کو ترستا ہے

تمہاری یاد یوں مدہوش رکھتی ہے مجھے پل پل
زمانہ لاکھ چاہے کب نشہ تیرا اُترتا ہے

تمہاری دید کی خاطر جہاں کی خاک چھانی ہے
مری آوارگی کا سلسلہ تجھ سے ہی ملتا ہے

اس کے تذکرے کرتے ہو صبح و شام محسنؔ تم
کبھی وہ بھول کر بھی کیا تمہارا نام لیتا ہے؟

☆☆

مجھے سوچنے کی ضرورت نہیں ہے
جو میرے لئے تجھ کو فرصت نہیں ہے

مرے دل کی رونق فقط تم سے ہی تھی
مجھے جھوٹ کہنے کی عادت نہیں ہے

اب اس بات پر کیوں بہاؤں میں آنسو
اگر تجھ کو مجھ سے محبت نہیں ہے

تری یاد بھی بوجھ بننے لگی ہے
جسے اب اٹھانے کی ہمت نہیں ہے

نکل آیا ہے تیری محفل سے محسنؔ
پلٹنے کی اب کوئی صورت نہیں ہے

☆☆

میں نے چاہا مگر یہ ہو نہ سکا
سنگ دل تھا تبھی تو رو نہ سکا

تیری یادیں ہیں ایسا سرمایہ
زندگی بھر جسے میں کھو نہ سکا

دل میں طوفان سا مچلتا تھا
پر میں تیرا تو میرا ہو نہ سکا

کر کے حالات سے بس سمجھوتہ
داغ دامن سے کوئی دھو نہ سکا

میں تو کانٹوں پر سو گیا محسنؔ
اور پھولوں پر بھی وہ سو نہ سکا

☆☆

ایسے حالات بھی انسان پر آ جاتے ہیں
داغ دامن پہ کئی دوست لگا جاتے ہیں

میں کہ دنیا کی روش سے نہیں واقف اب تک
لوگ ہر بات مری کھیل بنا دیتے ہیں

کتنے مجبور ہیں مزدور روٹی کے لئے
پتھروں میں ہی جو خواہش کو گنوا دیتے ہیں

میں اسے کیسے کہوں کوئی بتا دے مجھ کو
لوگ مقصد کے لئے سب ہی لٹا دیتے ہیں

اس طرح زندگی محسنؔ نہ گزر پائے گی
آج آؤ کہ اسے دل سے بھلا دیتے ہیں

☆☆

عمر بھر کے لیے بھلا دینا
میری یادوں کو بھی مٹا دینا

ہو مبارک تجھے نیا رستہ
میری تصویر کو جلا دینا

جو حوالہ مرا نظر آئے
دامنِ دل سے تم مٹا دینا

تجھ کو میں خوش نہ رکھ سکا لیکن
میں رہوں خوش مجھے دعا دینا

وہ کہیں جانا چاہے جو محسنؔ
ہو کے خوش اس کو راستہ دینا

☆☆

نہ چاہے دل مگر کرنا پڑے گا
ہمیں حالات سے لڑنا پڑے گا

دلوں میں آتشِ الفت جو بھڑکی
تو اس میں عمر بھر جلنا پڑے گا

نہیں ہے اعتبارِ زندگانی
یہاں بے موت بھی مرنا پڑے گا

گھڑی بھر کے لئے دے دے محبت
تہی دامن تمہیں بھرنا پڑے گا

محبت کے لئے جیتے ہیں محسنؔ
محبت کے لئے مرنا پڑے گا

☆☆

آپ کو کیسے بھول پائیں گے
آپ ہر وقت یاد آئیں گے

زندگی تو گزر ہی جائے گی
دور جا کر نہ پاس آئیں گے

آپ سے کچھ گلہ نہیں مجھ کو
آپ سے عہد کو نبھائیں گے

آپ کی یاد بھی ہے سرمایہ
کس طرح ہم اسے گنوائیں گے

یاد کرتے ہیں ہمیں محسنؔ
جو ہمیں یاد روز آئیں گے

☆☆

زیست کے کچھ مرحلے اس طرح بھی گزرے
راہ میں جیسے خس و خاشاک ہوں بکھرے

یوں نقاب اترا رخِ روشن سے اب کی بار
پھر دریچے اس دلِ ویران کے نکھرے

دل کو سمجھایا بہت پر یہ نہیں سمجھا
آفتابِ حسن کے دیدار کو تڑپے

میرے مالک اب تو برساتوں کا موسم ہے
کس لئے پھر دل مرا اک بوند کو ترسے

عمر بھر محسنؔ جنہیں کہتا رہا ہے دوست
جب حقیقت کھل گئی سارے عدو نکلے

☆☆

حال میرے دل کا تو مت پوچھ اے ناصح ابھی
مشورے نے تیرے مجھ کو اس قدر بہکا دیا

جس سے کرتا تھا محبت اپنی جاں سے بڑھ کے میں
کہتا ہے محسنؔ وہی تم نے مجھے دھوکا دیا

ایک شعر

دل چاہتا ہے حسن پہ تیرے غزل لکھوں
الفاظ ہی ملے نہیں اس معیار کے مجھے

☆☆

ہمیشہ رکھتے تھے ہاتھوں میں کوئی پھول
اسی نسبت سے ہم ہوتے گئے مقبول

خفا ہو جانا یونہی بے سبب پل میں
بنا ہے کچھ دنوں سے ان کا یہ معمول

یونہی پھرتے رہے ہم دشتِ الفت میں
کتابوں میں ہمارے قصّے ہیں منقول

یونہی الجھا تھا آوارہ خیالوں میں
منانے میں مجھے تم کیوں ہوئے مشغول

چلا آئے گا محسنؔ تیرے در پر آج
مجھے روکے گی کیسے راستے کی دھول

☆☆

میں پیار میں ترے جو گرفتار ہو گیا
ہر ایک درد میرا طلب گار ہو گیا

شوقِ وصالِ حسن تو جاتا رہا مرا
تیری ستم گری سے میں بیمار ہو گیا

وہ جس نے میری راہ کا ہر خار چننا تھا
وہ شخص میرے رستے کی دیوار ہو گیا

یہ دل تو بے سکونی کے عالم میں رہتا ہے
میرے لئے یہ پیار بھی آزار ہو گیا

الزامِ بے وفائی تو کس پر لگائے گا
محسنؔ تو بے خطا ہی سزاوار ہو گیا

☆☆

بیچ رستے میں تجھے چھوڑ نہیں سکتا میں
اپنے وعدے مری جاں توڑ نہیں سکتا میں

دل میں لہجے بھی بدلتے ہیں نظر جو بدلے
جام جو ٹوٹ گیا جوڑ نہیں سکتا میں

اپنی خواہش کو ہی پانے سے ہوں قاصر محسنؔ
رخ ہواؤں کا ابھی موڑ نہیں سکتا میں

☆☆

ساقی! تری شراب میں لذت نہیں رہی
اب مے کشوں کی بزم میں عزت نہیں رہی

کہہ دے جو مجھ سے ہو گئی نفرت بھی آج
یا مان جا! کہ مجھ سے محبت نہیں رہی

☆☆

ہمیں معلوم ہے آغاز و انجام
سوائے عشق کے اور کام کیا تھا

سلگتے رہتے ہیں جیسے گیلی لکڑی
ہماری زیست میں آرام کیا تھا

پڑے رہتے تھے چوکھٹ پر تمہاری
ہمارے عشق کا انعام کیا تھا

ہر کوئی دیوانہ تھا تیرا
مری جاں خاص کیا تھا عام کیا تھا

بڑے اخلاص سے چاہا تھا اس کو
مگر محسنؔ ہوا انجام کیا تھا؟

☆☆

ستم ہے، مجھ کو مرا یار بھول بیٹھا ہے
مری وفائیں، مرا پیار بھول بیٹھا ہے

حسین یاد کے کچھ لمحے رہ گئے باقی
وگرنہ وہ مری گفتار بھول بیٹھا ہے

بچھڑ بھی جائیں تو چاہت کبھی نہیں مٹتی
مگر یہ بات وہ دلدار بھول بیٹھا ہے

ہمیشہ جس کو بٹھایا سر آنکھوں پر
مرے خلوص کی مہکار بھول بیٹھا ہے

میں بے وفا بھی اُسے کہہ نہیں سکا محسنؔ
مرا یار مرا پیار بھول بیٹھا ہے

☆☆

ٹھہر ٹھہر کے چلے سانس کوئی بات نہیں
اگر نہیں وہ مرے پاس کوئی بات نہیں

ہمیشہ زیست کا موسم بدلتا رہتا ہے
کبھی اُمید کبھی یاس کوئی بات نہیں

تمہارے نام لگا دی ہے زندگی میں نے
نہیں ہے تم کو یہ احساس کوئی بات نہیں

میں تلخیوں میں بھی ہر بار مسکرا لوں گا
خوشی جو آتی نہیں راس کوئی بات نہیں

ابھی ذرا تو یہ تنہائی دیکھ لے محسنؔ
ابھی نہیں وہ ترے پاس کوئی بات نہیں

☆☆

اندازِ گفتگو نے دوانہ بنا دیا
اس دل کی خواہشات کو پھر سے جگا دیا

مدہوش کس قدر تھی شب و روز زندگی
جینے کا تم نے ایک قرینہ سکھا دیا

کتنے حسیں نشیب و فراز الفتوں کے ہیں
تھے پستیوں میں اوج پہ ہم کو بٹھا دیا

تیری قسم تجھے نہ کبھی بھول پائیں گے
زندہ نہ رہ سکیں گے تجھے گر بھلا دیا

محسنؔ مرا حبیب بھی کتنا کمال ہے
پل میں ہنسا دیا کبھی پل میں رُلا دیا

☆☆

جو آج چھوڑ کے جانا ہے تو چلے جاؤ
یہیں پہ بعد میں آنا ہے سو چلے جاؤ

تمہاری یاد ہی کافی ہے جینے کی خاطر
تمہاری یاد نے آنا ہے جو چلے جاؤ

☆☆

دل کے ارماں دل ہی میں لے جاؤں گا
آج سے ہر رشتہ تجھ سے توڑ کر

تجھ سے شکوہ بھی نہیں کرنا مجھے
جا رہا ہوں شہر تیرا چھوڑ کر

☆☆

انساں کے حالات بدلنے میں دیر نہیں لگتی
اپنوں کو بیگانہ بننے میں دیر نہیں لگتی

چاہیں کتنے تیر چلا کر گھائل کر دیں دل کو
ان گہرے زخموں کو بھرنے میں دیر نہیں لگتی

کھا کر دھوکا آ بھی جائیں گر دامِ الفت میں
آزاد پرندوں کو اُڑنے میں دیر نہیں لگتی

چاہے غم کا موسم ہو چاہے خوشیوں کی رت ہو
تیرے بن آنکھوں کو چھلکنے میں دیر نہیں لگتی

محسن تیز ہوائیں جب چلتی ہیں آندھی بن کر
شاخوں سے پتوں کے گرنے میں دیر نہیں لگتی

☆☆

جب ملاقات روز ہوتی تھی
زندگی خوش گوار لگتی تھی

غم بھی خوشیوں میں ڈھلنے لگتے تھے
اور خزاں بھی بہار لگتی تھی

☆☆

آج بھی یاد ہے ہر اک منظر
بے خودی میں جو ہم لپٹتے تھے

خوفِ دنیا کہیں نہ تھا محسنؔ
دل میں جذبات بھی مچلتے تھے

☆☆

محبت کو جگانے میں ذرا سی دیر کر دی ہے
تمہیں میں نے منانے میں ذرا سی دیر کر دی ہے

تمہاری یاد سے غافل نہیں ہو پاتا پل بھر میں
تمہیں دل نے بھلانے میں ذرا سی دیر کر دی ہے

ابھی شاید مجھے جینے کی مہلت اور مل جاتی
مگر تم نے ہی آنے میں ذرا سی دیر کر دی ہے

میں اتنا جانتا ہوں تم ہو قائم اپنے وعدے پر
مگر وعدہ نبھانے میں ذرا سی دیر کر دی ہے

انہی مدہوش آنکھوں نے مجھے پاگل کیا محسنؔ
جنہیں اپنا بنانے میں ذرا سی دیر کر دی ہے

بادۂ تلخ کو پیئے جاؤں
مست ہو کر سدا جیئے جاؤں

آبِ انگور زندگی میری
زندگی زندگی کیے جاؤں

زخم کتنے بھی کیوں نہ تازہ ہوں
پیار میں پیار سے لیے جاؤں

☆☆

آ ذرا تو قریب آ ساقی
تجھ کو تحفہ کوئی دیئے جاؤں

مجھ کو مدہوش رہنے دے محسنؔ
جیسے جیتا ہوں بس جیئے جاؤں

☆☆

جسے میں اپنا سمجھتا تھا میرا ہو نہ سکا
بچھڑ گیا ہے وہ مجھ سے جسے میں کھو نہ سکا

مرا مزاج ہے آوارہ لوگ کہتے ہیں
لگا ہے ایسا یہ دامن پہ داغ دھو نہ سکا

نمک چھڑکتے ہیں زخموں پہ یہ جہاں والے
بڑھا جو درد بھی میں سنگ دل تھا رو نہ سکا

☆☆

الجھی ہوئی نظروں سے نہ یوں دیکھ مجھے تو
دیوانہ ہوں میں ایسا کہ کچھ یاد نہیں ہے

سائل ہوں ترے در پر چلا آیا ہوں لیکن
ہونٹوں پہ مرے کوئی بھی فریاد نہیں ہے

☆☆

دوستوں کو آزمانے کا بھلا کیا فائدہ
خود کو نظروں سے گرانے کا بھلا کیا فائدہ

مان جائے جو منانے سے منا لینا اُسے
جو نہ مانے تو منانے کا بھلا کیا فائدہ

تجھ سے میں کتنی محبت کرتا ہوں اے میرے دوست
تو نہ سمجھے تو بتانے کا بھلا کیا فائدہ

کس لئے تجھ پر بھروسہ کرتا میرے بے وفا!
زخم کچھ دل پر لگانے کا بھلا کیا فائدہ

اب تو یہ دل کی اداسی اور بھی بڑھنے لگی
یونہی محسنؔ مسکرانے کا بھلا کیا فائدہ

☆☆

تمہارے جانے کا دکھ مجھے اس طرح رہا ہے
کہ اشکِ غم کی بجائے آنکھوں سے خوں بہا ہے

وہ چھوڑ بھی سکتا ہے کبھی مجھ کو یہ دل نہ مانے
مگر یہ سچ ہے کہ مجھ سے وہ پھر بچھڑ گیا ہے

میں زندگی کی طرح کروں تجھ سے پیار لیکن
یہ زندگی جتنی ہے حسین، اتنی بے وفا ہے

کس لئے تجھ پر بھروسہ کرتا میرے بے وفا!
زخم کچھ دل پر لگانے کا بھلا کیا فائدہ

اب تو یہ دل کی اداسی اور بھی بڑھنے لگی
یونہی محسنؔ مسکرانے کا بھلا کیا فائدہ

☆☆

تمہارے جانے کا دکھ مجھے اس طرح رہا ہے
کہ اشکِ غم کی بجائے آنکھوں سے خوں بہا ہے

وہ چھوڑ بھی سکتا ہے کبھی مجھ کو یہ دل نہ مانے
مگر یہ سچ ہے کہ مجھ سے وہ پھر بچھڑ گیا ہے

میں زندگی کی طرح کروں تجھ سے پیار لیکن
یہ زندگی جتنی ہے حسین، اتنی بے وفا ہے

مرے دکھوں پر وہ مسکراتے رہے ہمیشہ
مگر یہ دل ان کو دیتا پھر بھی سدا دعا ہے

رخِ حسیں کی جھلک یہاں جس نے دیکھ لی ہے
وہ عشق کی مست مست مستی میں گم ہوا ہے

بلا وجہ ہی زمانے میں ہو گئے ہیں رسوا
پتہ چلا اب کہ عشقِ غم بھی بری بلا ہے

یہ لگ رہا ہے اُسے منالوں گا آج محسنؔ
وہ چاہے جس بات پر بھی مجھ سے خفا ہوا ہے

☆☆

اس کو بہت قریب سے جب دیکھتا ہوں میں
پھر دیر تک خیال عجب سوچتا ہوں میں

مل جائے جو نظر سے نظر تو نظر سے ہی
کیسے مزاج آپ کے ہیں پوچھتا ہوں میں

احساس ہو رہا ہے یہ محسنؔ مجھے بھی آج
اس اجنبی کو دل سے بہت چاہتا ہوں میں

☆☆

ایک دن زندگی مجھ سے کہنے لگی
بھیگ جاتی ہیں آنکھیں تری کس لئے

کون یاد آتا ہے تجھ کو شام و سحر
ٹوٹ جاتی ہیں سانسیں تری کس لئے

☆☆

اگر تو مجھے یوں ستاتا رہے گا
سکونِ دل مرا دل سے جاتا رہے گا

فدا تم پر پہلی نظر میں ہوئے ہم
کب تلک تو ہمیں آزماتا رہے گا

کہاں پھول سے رہتی ہے دور خوشبو
نظر ہم سے کب تک چراتا رہے گا

تمہارے یہاں چھوڑ دوں نامہ بر کو
تمہاری خبر تو یہ لاتا رہے گا

کہیں بھی چلا جا تو محسنؔ یہاں سے
ترا پیار تو یاد آتا رہے گا

☆☆

پھر اس کے جیسا یار نہ مل پایا اس کے بعد
جیون کو اعتبار نہ مل پایا اس کے بعد

گلیوں میں میری لاش تماشا بنی رہی
مر کے بھی تو قرار نہ مل پایا اس کے بعد

آنکھوں کو کچھ بھی آتا نہیں رونے کے سوا
ہنسنے کا کاروبار نہ مل پایا اس کے بعد

ایک وقت تھا خلوصِ محبت میں ڈوبے تھے
چاہت کا وہ خمار نہ مل پایا اس کے بعد

تم نے گزاری زندگی اپنے ہی ڈھنگ سے
محسؔن تجھے وہ پیار نہ مل پایا اس کے بعد

☆☆

میں بڑا شاعر نہیں ہوں
یہ خبر ہے میں کہاں ہوں

گردشِ دوراں سے سیکھا ہے
وہ کہاں ہے میں کہاں ہوں

یہ کرم ہی تو ہے ان کا
وہ جہاں ہیں میں وہاں ہوں

☆☆

وہ آس پاس ہے لیکن مرا نہیں ہے وہ
جہاں یہ کہتا ہے محسنؔ ترا نہیں ہے وہ

جو مان لوں میں جہاں کی مرا نہیں ہے وہ
مگر بتا اے مرے دل ترا نہیں ہے وہ؟

☆☆

اگرچہ پیار کا حق مجھ سے بھی ادا نہ ہوا
یہ اور بات تو مجھ سے کبھی خفا نہ ہوا

ترے بغیر مرا دل کہیں نہ لگتا تھا
ترا خیال بھی کچھ روز سے ذرا نہ ہوا

کبھی تو وقت نکالو کبھی تو مل جاؤ
معاف کر دو جو وعدہ کوئی وفا نہ ہوا

ہزار بار زمانے سے کھائے ہیں دھوکے
بس ایک ہم سے کسی موڑ پر دغا نہ ہوا

بہار آئی تھی آ کر چلی گئی محسنؔ
ہمارے پیار کا پودا مگر ہرا نہ ہوا

☆☆

بارہا کیوں بتانے لگے ہو
چھوڑ کر تم بھی جانے لگے ہو

کہہ دو مجھ سے محبت نہیں گر
بات یہ کیوں چھپانے لگے ہو

عشق میں جاں بھی جا سکتی ہے دوست
تم تو دامن بچانے لگے ہو

چھوڑ دیں گے تیرے در پہ آنا
تم تو نظریں چرانے لگے ہو

پیار تو پیار ہوتا ہے جاناں
تم اسے آزمانے لگے ہو

خود تو آرام سے سوتے ہو تم
ہم کو شب بھر جگانے لگے ہو

روٹھنے والے اب مان جاؤ
اس طرح کیوں ستانے لگے ہو

پہلے تو مجھ پر ہنستی تھی دنیا
تم بھی اب مسکرانے لگے ہو

پھر اعتبار اس پہ کر کے اے محسنؔ
نیا زخم کھانے لگے ہو

☆☆

آ کر کبھی قریب، کبھی رہ کے دور دور
پھر دل میں میرے دردِ محبت جگا دیا

یونہی بھٹک رہا تھا اندھیروں میں دیر سے
پھر اس نے میری راہ کو اجلا بنا دیا

بیکار ایک سنگ کی صورت پڑا تھا میں
اس نے مجھے تراش کے ہیرا بنا دیا

خود ہی اشارہ کر کے بلایا مجھے قریب
جب میں گیا قریب تو پردا گرا دیا

دشتِ خزاں میں پھرتا تھا محسنؔ میں رات دن
اس نے بہار سا مرا جیون کھلا دیا

☆☆

نشہ شراب کا آسانی سے کہاں اترے
جو پی چکا ہے وہ ممکن ہے جان سے گزرے

اُسے قدر نہیں میری وفا کی تو نہ سہی
نہیں مجال کہ وہ میرے پیار سے مکرے

گلی میں جھانک رہا ہوں میں بار بار سجن
گھڑی وہ کون سی ہو گی یہاں سے تو گزرے

کھلی آنکھ تو وہ آنکھ سے کہیں تھا دور
خیال کتنے ہی پل بھر میں ذہن سے گزرے

ہے اب بھی وقت تو ناخن لے ہوش کے محسنؔ
وگرنہ پل میں یہاں کیسے کیسے گھر اجڑے

☆☆

کچھ دیر میرا اور ابھی انتظار کر
محبوب میرے مجھ پہ ذرا اعتبار کر

ملتا ہے بے قراری میں مجھ کو سکونِ دل
آ میری جان اور مجھے بے قرار کر

دل میں اترنا اتنا بھی آسان نہیں ہے دوست
آنکھیں ملانے پر ہی ابھی انحصار کر

وہ وقت ہے قریب کہ ہو گا وصالِ یار
بے چین مت ہو وقت کا بس انتظار کر

محسنؔ وہ تجھ سے پیار کرے چاہے نہ کرے
لیکن اُسے تو ٹوٹ کے دن رات پیار کر

☆☆

ہر گلی میں ادھر ادھر دیکھا
تو نہ آیا نظر جدھر دیکھا

صبحِ دم دل کی آس ٹوٹ گئی
راستہ تیرا رات بھر دیکھا

تیری خاطر ہی ہو گئے برباد
دنیا دیکھی نہ ہم نے گھر دیکھا

جس کی خاطر لٹائے جان و دل
اس ستم گر کو بے خبر دیکھا

لوٹ آتی ہیں راہ سے محسنؔ
سب دعاؤں کو بے اثر دیکھا

☆☆

روتا بھی نہیں ہنستا بھی نہیں
حالِ دل وہ کہتا بھی نہیں

گھر کی چابی دے دی کس کو
جاتا بھی نہیں بستا بھی نہیں

میرا دل ہے کیسا مسافر
رکتا بھی نہیں چلتا بھی نہیں

دشمن کو زیر کروں کیسے
ڈرتا بھی نہیں لڑتا بھی نہیں

محسن کیسا ہے تو پنچھی
اڑتا بھی نہیں پھنستا بھی نہیں

☆☆

کیوں پریشان ہوں بتاؤ مجھے
اس بھنور سے کنارے لاؤ مجھے

کب سے لبسمل تڑپ رہا ہوں میں
آؤ مرہم ذرا لگاؤ مجھے

میری دنیا اداس رہتی ہے
اس پری رخ سے اب ملاؤ مجھے

کب سے سہتا ہوں دکھ زمانے کے
پیار کا گیت بھی سناؤ مجھے

تیرا محسن کھلا ہوا اک پھول
اپنے گیسو میں تم سجاؤ مجھے

☆☆

رنگ تیرا کیوں اُڑا ہے
بات کیا ہے، کیوں خفا ہے

کہتے ہیں سب لوگ مجھ سے
یار تیرا بے وفا ہے

میں یہ سمجھا آئی ہے تو
دیکھا باہر تو ہوا ہے

بات کوئی لازمی ہے
وہ بھی چپ چپ لگ رہا ہے

خوش رہے جائے جہاں بھی
میرے ہونٹوں پر دُعا ہے

ہنس لو جی بھر کے رقیبو!
وقت مجھ پر کچھ برا ہے

مان لوں محسؔن میں کیسے
وہ مرا اور بس مرا ہے

☆☆

جاتا ہے تو جائے قاصد!
اب کیوں تجھ کو رُوکے قاصد!

میں نے اب کچھ بھی نہیں کہنا
اس سے کہہ دو بولے قاصد!

اب وہ میری چاہت کو بھی
اک پلڑے میں تولے قاصد!

مجھ کو مرنے میں عار نہیں
یہ گر میرا ہولے قاصد!

اس سے پوچھو کہ ہوا کیا ہے
لب سے کچھ تو بولے قاصد!

☆☆

میں جدائی تری نہ دیکھ سکا
میری خاطر تو ایک پل نہ رُکا

ہجر کے بعد بھی تو ہجر ملا
میں کر محرومِ وصلِ یار رہا

کس قدر میں نے تجھ کو چاہا تھا
پھر بھی میرا تو کس لئے نہ ہوا

پہلے ہی کم نہ تھے جہاں کے دکھ
اس پہ دکھ تیرا مجھ کو سہنا پڑا

مجھ کو قاصد سے کوئی شکوہ نہیں
تو نے خط کا جواب ہی نہ دیا

صبحِ دم یہ تجھے ہوا کیا تھا
سارا دن سوچتا یہی میں رہا

مجھ سے محسنؔ وہ پیار کرتا ہے
یہ سنا میں نے، اس نے یہ ہی کہا